جموں یونیورسٹی پوسٹ

نئی روایتوں کا امین... منفرد اخبار

Vol.No.2 | Issue No. 6 | December, 2024

جلد نمبر 2 شمارہ نمبر:5 اگست۔2024

جموں یونیورسٹی نے 55واں یوم تاسیس منایا

● شفقت وانی

جموں: موں یونیورسٹی نے اپنے 55ویں یوم تاسیس کے موقع پر جوش وخروش اور فخر سے گونج اٹھی، یہ ایک سنگ میل ہے جس نے دہائیوں کی تعلیمی فضیلت، ترقی اور کمیونٹی کے جذبے کو نشان زد کیا۔

تہوار کی سجاوٹ سے آراستہ کیمپس، واقعات کی ایک سیریز کے ساتھ زندہ ہو گیا جس نے ادارے کی کامیابیوں اور مستقبل کے لیے اس کے وژن کو ظاہر کیا۔ اس دن کی تقریبات معزز مہمانوں کی طرف سے کی گئی، جس میں دہلی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور جے اینڈ کے ہائیر ایجوکیشن کونسل کے وائس چیئرمین پروفیسر دنیش سنگھ بطور مہمان خصوصی تھے۔ ان کے ساتھ آئی آئی ٹی جموں کے ڈائرکٹر پروفیسر منوج سنگھ گوڑ، کلسٹر یونیورسٹی جموں کے وائس چانسلر پروفیسر بچن لال اور شری ماتا ویشنو دیوی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر پرگیتی کمار شامل تھے، جن کی موجودگی نے اس موقع پر دلکش بنا دیا۔ اپنے کلیدی خطاب میں، پروفیسر دنیش سنگھ نے ایک عکاس لہجے میں حملہ کیا، یونیورسٹی برادری پر زور دیا کہ وہ یوم تاسیس کو صرف ایک جشن کے طور پر نہیں بلکہ خودشناسی کے موقع کے طور پر دیکھیں۔ "یہ سنگ میل ہمیں توقف کرنے، تشخیص کرنے اور مسلسل بہتری کے لیے کوشش کرنے کی یاد دلاتے ہیں،" انہوں نے کہا، ان کے الفاظ جمع ہونے والے طلباء، اساتذہ اور عملے کے ساتھ گونج رہے تھے۔ انہوں نے نہ صرف ذہنوں بلکہ معاشرے کے مستقبل کی تشکیل میں اساتذہ کے ابھرتے ہوئے کردار کے بارے میں جذباتی انداز میں بات کی، جس سے سامعین میں سے بہت سے لوگوں کو یونیورسٹی کی میراث میں ان کے اپنے تعاون پر غور کرنے کی ترغیب دی گئی۔ وائس چانسلر، پروفیسر امیش رائے نے یونیورسٹی کی حالیہ کامیابیوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے جموں یونیورسٹی کی NIRF-2024 کی درجہ بندی میں شاندار چڑھائی پر روشنی ڈالی، جس نے ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں 50واں مقام حاصل کیا۔ ہجوم تالیوں سے گونج اٹھا جب اس نے اعلان کیا کہ یونیورسٹی کے بزنس اسکول نے دی ویک کے گورنمنٹ بی اسکول کیٹیگری میں قابل ذکر 18 واں درجہ حاصل کیا ہے۔ "یہ کامیابیاں ہمارے طلباء، اساتذہ اور عملے کی محنت اور لگن کا ثبوت ہیں،" پروفیسر رائے نے کہا، ان کی آواز تشکر سے بھری ہوئی تھی۔ اس تقریب نے بھی ایک دلی موڑ لیا کیونکہ یونیورسٹی نے اپنے ماضی اور حال کے تعاون کرنے والوں کو اعزاز سے نوازا۔ سابق وائس چانسلر پروفیسر وائی آر ملہوترا کو سابق ملازمین کلبھوشن گپتا، راج کمار، پنجاب سنگھ، دیال چند، کرکو رام، اور شکینہ کے ساتھ مبارکباد دی گئی، جن کی برسوں کی خدمات نے ادارے کی تشکیل میں مدد کی تھی۔ خدمات انجام دینے والے ملازمین پروفیسر کے ایس چرک اور ونود بالی کو بھی ان کی لگن کے لیے تسلیم کیا گیا، ان طلباء کے ساتھ جنہوں نے کھیلوں، این سی سی اور این ایس ایس میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جامع ترقی کے لیے یونیورسٹی کے عزم کو مجسم کیا۔ جموں یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر راہل گپتا نے اس دن کو یادگار بنانے والے تمام لوگوں کی کوششوں کو سراہتے ہوئے شکریہ کا پرجوش ووٹ پیش کیا۔ پروفیسر گریما گپتا، جنہوں نے مہارت کے ساتھ کارروائی کو چلایا، اس بات کو یقینی بنایا کہ تقریب بغیر کسی رکاوٹ کے چلتی رہے، اور ہر ایک کو فخر اور اتحاد کا احساس دلایا۔

ماحولیاتی پائیداری: یونیورسٹی نے کیمپس میں چار پہیوں پر پابندی لگا دی

● سوہانی گپتا

جموں: ماحولیاتی استحکام کو فروغ دینے کے مقصد سے، جموں یونیورسٹی نے اپنے کیمپس کو چار پہیوں والا زون قرار دیا ہے۔ یہ اعلان یونیورسٹی کے جاری گرین کیمپس اقدام میں ایک اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتا ہے، جو ماحولیات سے آگاہ تعلیمی اداروں کے لیے ایک نیا معیار قائم کرتا ہے۔ اس فیصلے کی نقاب کشائی چیف پراکٹر پروفیسر پرکاش انتھل نے کی، جس کے ساتھ سینئر افسران بشمول پروفیسر مینا شرما، ڈین آف پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ، اور نیرج شرما، رجسٹرار تھے۔ ایک صاف ستھرا، سرسبز کیمپس کے مشترکہ وژن کے ساتھ، یونیورسٹی کاربن کے اخراج کو کم کرنے، ہوا کے معیار کو بہتر بنانے، اور پیدل چلنے والوں کے لیے دوستانہ ماحول بنانے کے لیے فیصلہ کن کارروائی کر رہی ہے۔ "یہ ایک پالیسی سے بڑھ کر ہے یہ ایک صحت مند، پائیدار مستقبل کے لیے عزم ہے،" پروفیسر انتھل نے اعلان کیا۔ "طلباء، فیکلٹی، اور عملے کے ساتھ وسیع مشاورت کے بعد، ہمیں یقین ہے کہ یہ قدم دوسرے اداروں کو بھی اس کی پیروی کرنے کی ترغیب دے گا۔" انہوں نے وضاحت کی کہ یہ اقدام کچھ عرصے سے کام کر رہا تھا لیکن پارکنگ کی مخصوص سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔ کیمپس کے بالکل باہر

پارکنگ کے ایک نئے علاقے کے ساتھ، یونیورسٹی اس تبدیلی کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے۔ چار پہیوں پر پابندی یونیورسٹی کے ماحول دوست ماحول کو فروغ دینے کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ہموار منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے، ٹو وہیلر کو اب بھی اجازت دی جائے گی، محکمانہ علاقوں کے قریب پارکنگ کی مخصوص جگہیں مختص کی جائیں گی۔ یونیورسٹی متبادل نقل وحمل کے آپشنز بھی تیار کر رہی ہے، بشمول ای-گاڑیاں اور سائیکلیں، جو تمام کیمپس میں حکمت عملی کے ساتھ رکھی گئی ہیں تاکہ سب کے لیے رسائی اور سہولت کو یقینی بنایا جا سکے۔ قیادت کے ایک طاقتور اشارے میں، وائس چانسلر پروفیسر امیش رائے نے کیمپس میں اپنی گاڑی کے استعمال کو ترک کرتے ہوئے، مثال کے طور پر قیادت کرنے کا عہد کیا ہے۔ "یہ ایک اجتماعی کوشش ہے،" پروفیسر انتھل نے وائس چانسلر کے عزم کو اجاگر کرتے ہوئے شیئر کیا۔ "ہم سب اس میں ایک ساتھ ہیں طلباء، فیکلٹی، عملہ، اور وسیع تر کمیونٹی تاکہ اپنے کیمپس کو پائیداری کا ایک مینار بنایا جا سکے۔" جموں یونیورسٹی ماحولیاتی اختراعات کے لیے کوئی اجنبی نہیں ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے فخریہ انداز میں ادارے کی سبز اسناد کو اجاگر کیا، جس میں 1095 کلو واٹ گرڈ پر مبنی سولر پاور پلانٹ، سولر اسٹریٹ لائٹس، ایل ای ڈی لائٹنگ، چھتوں پر بارش کے پانی کے ذخیرہ کرنے کے نظام، ورمی کمپوسٹنگ، بائیو گیس پلانٹس اور ٹھوس کچرے کے انتظام کے مضبوط نظام شامل ہیں۔ ان کوششوں نے یونیورسٹی کو باوقار تعریفیں حاصل کیں، جیسے کہ وزارت تعلیم سے ڈسٹرکٹ گرین چیمپئن ایوارڈ اور ماحولیاتی انتظام کے لیے ISO 14001- 2015 سرٹیفیکیشن۔ ترجمان نے مزید کہا، "ہمارا کیمپس پہلے سے ہی سائیکلوں اور ای گاڑیوں جیسے آلودگی سے پاک متبادلات کا مرکز ہے۔ یہ نیا اقدام اس وراثت پر استوار ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہمارے طلباء اور اساتذہ ایک صاف ستھرا، صحت مند ماحول میں ترقی کریں۔" جیسے ہی یونیورسٹی اس جرات مندانہ سفر کا آغاز کر رہی ہے، اس نے اسٹیک ہولڈرز کی اپنی متحرک کمیونٹی سے اس اقدام کے پیچھے بڑھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ "ایک ساتھ مل کر، ہم اس وژن کو حقیقت بنا سکتے ہیں،" پروفیسر انتاہل نے زور دیا، ہر ایک کو جوش کے ساتھ تبدیلی کو قبول کرنے کی دعوت دی۔

بزنس اسکول انڈیا ٹوڈے رینکنگ میں 5ویں مقام پر ہے

جموں: جموں یونیورسٹی کے لیے انتہائی فخر کے لمحے میں، بزنس اسکول (ٹی بی ایس) نے نئی بلندیوں کو چھو لیا ہے، جس نے ہندوستان کے بہترین بی اسکولوں کی باوقار انڈیا ٹوڈے 2024 کی درجہ بندی میں "ویلیو فار منی" زمرے میں 5ویں اور مجموعی طور پر سرکاری بی اسکول کے زمرے میں 28واں مقام حاصل کیا ہے۔ یہ کامیابی اسی زمرے میں گزشتہ سال کے 9ویں رینک سے نمایاں چھلانگ ہے۔ جموں و کشمیر کے واحد بی اسکول کے طور پر جو ملک کے اعلیٰ انتظامی اداروں میں شامل ہے، ٹی بی ایس نے ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کو ثابت کیا ہے۔ انڈیا ٹوڈے کی درجہ بندی، جو تعلیمی فضیلت کا اندازہ کرنے میں ایک سنہری معیار رہے، ایک اور اعزاز کی بھی قریب سے پیروی کرتی ہے: اکتوبر 2024 میں شائع ہونے والا BT-MDRA بہترین B-School سروے سلور جوبلی ایڈیشن، جس نے TBS کو ریٹرن آن انویسٹمنٹ (ROI) میں 8واں اور گورنمنٹ BScho کے زمرے میں 28واں نمبر دیا۔ یہ مسلسل تعریفیں عالمی معیار کی تعلیم اور اس کے طلباء کو غیر معمولی قدر فراہم کرنے کے لیے TBS کے غیر متزلزل عزم کو اجاگر کرتی ہیں۔ پروفیسر امیش رائے، وائس چانسلر نے ٹی بی ایس ٹیم کو اس قومی شناخت حاصل کرنے میں ان کی "مسلسل اور شاندار کوششوں" کے لیے مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی ہماری فیکلٹی، طلباء اور عملے کی محنت، لگن اور وژن کا ثبوت ہے۔ "اس طرح کی درجہ بندی میں حصہ لینا نہ صرف ہماری طاقتوں کو ظاہر کرتا ہے بلکہ مسلسل بہتری کے لیے ایک معیار بھی قائم کرتا ہے، جو ہمیں مزید بلندیوں کے لیے جدوجہد کرنے پر مجبور کرتا ہے۔"

جستجو میں رہیں، تنقیدی سوچ اپنائیں اور عالی معیار کو حاصل کریں: ڈین پالننگ

پروفیسر میناشرما

پالننگ اور ڈیولپمنٹ کی ڈین، پروفیسر مینا شرما نے جے یو پوسٹ کو دیے گئے خصوصی انٹرویو میں اپنی ابتدائی زندگی، سائنس سے دلچسپی، قائدانہ تجربات اور آج کے طلبہ میں تجسس اور بہترین کارکردگی کو فروغ دینے ک اپنے وژن پر کھل کر بات کی۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم پروفیسر مینا نے بتایا،''میں پنجاب سے تعلق رکھتی ہوں، جہاں تعلیم کو ہمارے خاندان میں سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ والد صاحب پنجاب یونیورسٹی میں کیمسٹری کے پروفیسر تھے جنہوں نے گھر میں علم کے ماحول کو پروان چڑھایا۔ میں نے اپنی اسکول سے ایم فل تک کی تعلیم پنجابی یونیورسٹی سے حاصل کی۔ 1986 میں والد صاحب کے وائس چانسلر بننے پر ہم نئی یونیورسٹی میں آ گئے۔ میں نے 1988 میں پی ایچ ڈی شروع کی اور 1992 میں فیکلٹی میں شامل ہو گئی اور تب سے یہاں کام کر رہی ہوں۔''

سائنس میں دلچسپی پروفیسر مینا نے کہا،''ایک علمی گھرانے میں پرورش کے باعث سائنس میرا فطری انتخاب تھا۔ والد کی کیمسٹری میں مہارت اور گھر میں سوال کرنے کی حوصلہ افزائی نے مجھے متاثر کیا۔ بچپن ہی سے قدرتی مظاہر کے پیچھے 'کیوں' جاننے کی جستجو نے مجھے کیمسٹری میں کیریئر بنانے پر آمادہ کیا۔''

چیلنجز اور مواقع

انہوں نے مزید کہا،''سائنس کے شعبے میں چیلنجز ہر کسی کے لیے یکساں ہوتے ہیں، چاہے مرد ہوں یا خواتین۔ جب میں طالبہ تھی تو سب سے بڑا مسئلہ سہولیات کی کمی تھی، لیکن ہم نے عزم اور محنت سے یہ خلا پورا کیا۔ آج بھی کامیابی کی کنجی محنت اور مستقل مزاجی ہے۔''

سائنس ایجوکیشن کی اہمیت

ان کا کہنا تھا،''سائنس کی تعلیم صرف سائنسدانوں کے لیے نہیں بلکہ سب کے لیے ضروری ہے، کیونکہ یہ تنقیدی سوچ اور مشاہدے کی صالحیت کو بہتر بناتی ہے۔ بچپن میں ایک دن میں نے والد سے پوچھا: 'بلب کے قریب ہاتھ گرم کیوں محسوس ہوتا ہے؟' اسی سوال نے میری سائنسی دلچسپی کو جنم دیا۔ سائنس ہمیں مشاہدہ، سوال، تجربہ اور نتیجہ اخذ کرنے کی صالحیت دیتی ہے جو ہر شعبے میں ضروری ہے۔''

یونیورسٹی میں تبدیلی

پروفیسر مینا نے کہا،''یونیورسٹی میں حیران کن تبدیلیاں آئی ہیں۔ شروعات میں وسائل کی شدید کمی تھی، لیکن آج یونیورسٹی جدید انفراسٹرکچر سے لیس ہے، جس نے طلبہ اور محققین کو بہترین کام کرنے کے قابل بنایا ہے۔'

طلبہ میں سائنسی سوچ کی حوصلہ افزائی

انہوں نے بتایا،''سائنسی سوچ کا مطلب ہے تجسس اور منظم انداز میں سوچنا۔ میں طلبہ کو ہمیشہ نصاب سے ہٹ کر بھی سوال کرنے اور 'کیوں' پوچھنے کی ترغیب دیتی ہوں۔ میں ان سے سب سے پہلے پوچھتی ہوں: 'آپ یہ کیوں پڑھنا چاہتے ہیں؟' اس سے ان کے مقصد کی وضاحت ہوتی ہے اور بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔''

قائدانہ کردار

انہوں نے کہا،''پالننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کی ڈین کی حیثیت سے میرا تجربہ بہت مثبت رہا۔ اس عہدے پر رہ کر میں نے تجزیاتی سوچ کو حکمت عملی کے ساتھ جوڑا اور مختلف ترقیاتی منصوبے مکمل کرائے۔ اس دوران یونیورسٹی میں خطے کا واحد بی سی سی آئی سے منظور شدہ کرکٹ اسٹیڈیم بھی تعمیر کیا گیا۔''ہم نصابی سرگرمیوں میں سائنسی اپروچ پروفیسر مینا نے کہا،''یونیورسٹی کلبوں اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی میں باقاعدہ کیلنڈر اور اہداف طے کرنے کی حمایت کرتی ہوں تاکہ طلبہ باقاعدگی سے اور منصوبہ بندی کے تحت حصہ لیں۔''

پروفیشنل اور ذاتی زندگی میں توازن

انہوں نے کہا،''بچوں کے بچپن میں ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کا توازن سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ میں خوش قسمت رہی کہ اس وقت میں نے گھر پر توجہ دی۔ میرا اصول ہے کہ دفتر کا کام گھر نہ لے جاؤ، اور ہر دن کا کام اسی دن مکمل کرو تاکہ ذہنی سکون برقرار رہے۔''

صحافت کی اہمیت

ان کا کہنا تھا،''صحافت اور میڈیا نہایت طاقتور ہیں کیونکہ یہ تاریخ کو ویسے ہی ریکارڈ کرتے ہیں جیسے وہ وقوع پذیر ہوتی ہے۔ آج کے صحافت کے طلبہ جو کچھ لکھتے ہیں، وہ کل کا تاریخی حوالہ بن سکتا ہے، اس لیے سچائی، دیانتداری اور توازن سب سے اہم ہیں۔''

طلبہ کے لیے پیغام

آخر میں انہوں نے طلبہ سے کہا،''تجسس برقرار رکھیں، 'کیوں' پوچھتے رہیں، اور زندگی کو مقصد کے ساتھ 'عالی معیار مسلسل محنت اور واضح ارادے سے حاصل ہوتا ہے، دوسروں سے موازنہ کرنے سے نہیں'۔

جموں یونیورسٹی میں جرنلزم کے طلباء

کیمپس پروجیکٹس کے ذریعے معاشرے کو سمجھ رہے ہیں

ڈاکٹر رامیان بھردواج

جموں : جموں یونیورسٹی کے صحافت کے طلباء کلاس روم سے باہر نکل کر اور اپنے تعلیمی منصوبوں کے ذریعے حقیقی زندگی کے سماجی خدشات کو دستاویزی شکل دے کر اپنی شناخت بنا رہے ہیں۔ یہ اقدامات فیلڈ رپورٹس اور دستاویزی فلموں سے لے کر ڈیجیٹل کہانی سنانے تک طالب علموں نے معاشرے کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں کو بہتر بنانے میں مدد کر رہے ہیں۔ وائس چانسلر پروفیسر امیش رائے کی قیادت میں شعبہ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز تجرباتی سیکھنے کے کلچر کو فروغ دے رہا ہے۔ شعبہ کی سربراہ، پروفیسر گریما گپتا نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے منصوبے تھیوری اور پریکٹس کے درمیان فرق کو ختم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب طلباء میدان میں قدم رکھتے ہیں اور کمیونٹیز کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں تو وہ ذمہ دارانہ صحافت کا جوہر سیکھتے ہیں۔ فیکلٹی ممبران، بشمول پروفیسر دشینت کمار رائے، ڈاکٹر رامیان بھردواج، ڈاکٹر پردیپ بالی اور ڈاکٹر کمرجیت پچگوترا، طلباء کی سرگرمی سے رہنمائی کر رہے ہیں اور ماحولیاتی پائیداری، ڈیجیٹل ثقافت اور صنفی حرکیات جیسے مسائل کو دریافت کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ان کی رہنمائی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ منصوبے نہ صرف تعلیمی معیار پر پورا اترتے ہیں بلکہ سماجی ذمہ داری کے احساس کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ طلباء کے حالیہ کاموں میں نوجوانوں کی شناخت کی تشکیل میں سوشل میڈیا کے کردار، جموں میں شہری فضلہ کے انتظام کے چیلنجز اور دیہی برادریوں میں لچک کی کہانیوں جیسے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کچھ دستاویزی فلمیں مقامی ثقافتی تہواروں میں بھی دکھائی گئی ہیں، جبکہ تحقیق پر مبنی منصوبوں کو این جی اوز کی جانب سے پذیرائی ملی ہے۔ طلباء تجربے کو تبدیلی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ آخری سال کے ایک طالب علم نے کہا،" ہم نے محسوس کیا کہ صحافت صرف رپورٹنگ سے زیادہ ہے- یہ غیر سنی آوازوں کو بڑھانے اور مکالمے کو آگے بڑھانے کے بارے میں ہے۔" اپنی دوراندیش قیادت اور سرشار فیکلٹی کے تعاون سے، شعبہ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز، جموں یونیورسٹی سماجی طور پر باشعور کہانی کاروں کو تیار کر رہی ہے جو صحافت کو کیمپس کی چار دیواری سے آگے لے جانے کے لیے تیار ہیں۔

ہندوستان کا سنہری جواہر
جموں وکشمیر کے پرجوش گچی مشروم

● سوہانی گپتا

جموں : جموں اور کشمیر کے مخروطی جنگلات میں واقع، ایک پکانے کا خزانہ راز داری میں پنپتا ہے : گچی مشروم، جسے موریل بھی کہا جاتا ہے۔ دنیا کی مہنگی ترین پھپھوندیوں میں سے ایک کے طور پر مشہور ہے، جس کی قیمتیں 30,000 روپے فی کلوگرام تک بڑھ گئی ہیں۔ ہر موسم بہار میں، لوگ سالانہ خزانے کی تلاش کا آغاز کرتے ہیں، ان سنہری جواہرات کے لیے جنگلات کو گھماتے ہیں جنہوں نے دنیا بھر کے شیفوں، صحت کے شوقین افراد اور برآمد کنندگان کو اپنے سحر میں جکڑ لیا ہے۔ گچی مشروم اپنی مخصوص شہد کے چھتے جیسی ساخت اور نازک ہلکے پیلے یا نارنجی رنگوں کے ساتھ نمایاں ہیں۔ ان کا مٹی دار، گری دار میوے کا ذائقہ اور گوشت دار بناوٹ انہیں نفیس کچن میں ایک قیمتی جزو بناتا ہے، یورپ کے مشیلین ستارے والے ریستوراں سے لے کر ریاستہائے متحدہ میں اعلیٰ درجے کے کھانے پینے کی اشیاء تک۔ پھر بھی، ان کی رغبت ذائقہ سے باہر ہے۔ اینٹی آکسیڈنٹس، پروٹین، فائبر، وٹامن ڈی اور بی وٹامنز سے بھرپور، گچی مشروم ایک سپر فوڈ ہے جس میں صحت کے لیے قابل ذکر فوائد ہیں، جن میں کینسر کے خلاف خصوصیات، ہڈیوں کو مضبوط کرنے کے اثرات، اور قوت مدافعت بڑھانے کی صلاحیتیں شامل ہیں۔ جو چیز گچی مشروم کو اس قدر خصوصی اور مہنگی بناتی ہے وہ تجارتی کاشت کے خلاف ان کی مزاحمت ہے۔ دیگر فنگس کے برعکس، وہ صرف جنگلی میں پروان چڑھتے ہیں، جموں اور کشمیر کے معتدل شنکدار جنگلات کے حق میں ہیں۔ ان کی نشوونما کا انحصار عین ماحولیاتی حالات پر ہوتا ہے، بشمول نمی، درجہ حرارت، اور مٹی کی ساخت کا صحیح توازن، ان کی فصل کو محنت اور غیر متوقع کوشش بناتی ہے۔ لوگوں کے لیے، گچی کا موسم مہم جوئی اور مواقع کا وقت ہے۔ پوری کمیونٹیز، تجربہ کار چارہ فروشوں سے لے کر نوجوان پرجوش افراد تک، علم سے لیس جنگلوں میں قدم رکھتے ہوئے نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ شکار کوئی آسان کارنامہ نہیں ہے گچی مشروم اکثر اپنے اردگرد کے ماحول کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے گھل مل جاتے ہیں، جس کو تلاش کرنے کے لیے گہری نظر اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہت سے خاندانوں کے لیے، کٹائی ان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے، جس میں کھمبیاں مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں پریمیم قیمتیں حاصل کرتی ہیں۔ گچی مشروم کی ثقافتی اہمیت بہت گہری ہے۔ وہ فطرت کے ساتھ لچک اور ہم آہنگی کی علامت ہیں، جو خطے کی بھرپور حیاتیاتی تنوع کی عکاسی کرتے ہیں۔ مقامی پکوان گچی پلاؤ جیسے پکوانوں میں اپنے منفرد ذائقے کا جشن مناتے ہیں، جہاں کھمبیاں خوشبودار گہرائی فراہم کرتی ہیں جو چاول کی شائستہ ڈش کو ایک عمدہ تجربہ تک پہنچاتی ہے۔ گچی مشروم پر ہندوستان کی اجارہ داری ہے، کیونکہ جموں وکشمیر ان کا بنیادی عالمی مسکن ہے۔ یہ ملک ان پکوانوں کو ریاستہائے متحدہ اور یورپ کی سمجھدار منڈیوں میں برآمد کرتا ہے، جہاں اعلیٰ باورچیوں اور کھانے کے ماہران کی تلاش کرتے ہیں۔ بڑے برآمدی مرکز، بشمول دہلی ایئر کارگو، موندرا، نہوا شیوا بندرگاہ، اور پونے (JNPT)، ان جنگلاتی خزانوں کے عالمی سفر میں سہولت فراہم کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ قدیم حالت میں بین الاقوامی میزوں تک پہنچیں۔

جموں یونیورسٹی میں ہندی دیوس
ادبی جوش وخروش کے ساتھ چمک رہا ہے

● شبھم چودھری

ہوا ہندی ادب کی تال سے بھر گئی تھی کیونکہ جموں یونیورسٹی میں شعبہ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز، دھنونتری لائبریری اور ٹرانسلیشن کلب اکٹھے ہندی دیوس منانے آئے تھے۔ اندرا گاندھی نیشنل سینٹر فار دی آرٹس (IGNCA) جموں کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا، یہ تقریب ہندی زبان اور اس کے ادبی ورثے کی فراوانی کے لیے دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتی تھی، جس میں فکر انگیز گفتگو اور متحرک طلبہ کی شرکت تھی۔ اس دن کا آغاز ایک سمپوزیم کے ساتھ ہوا جس میں شعبہ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز اور انگریزی کے 14 طلباء نے ہندی کے مشہور مصنفین کے بارے میں اپنی بصیرت کا اشتراک کرنے کے لیے اسٹیج پر حصہ لیا۔ پریم چند کی لازوال کہانی سنانے سے لے کر سوریہ کانت ترپاٹھی نرالا، بھوانی پرساد مشرا اور ہری ونش رائے بچن کی شاعرانہ صلاحیتوں تک، طلبہ کی پیشکشوں نے ہندی ادب کے جوہر کو زندہ کر دیا۔ آریان، جو شعبہ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کے پہلے سمسٹر کے طالب علم ہیں، نے اپنی فصیح و بلیغ پیشکش سے شو کو چرایا، اور پہلا مقام حاصل کیا۔ سوہانی گپتا اور ساکشی شونی نے اپنے زبردست تجزیوں کے ساتھ بالترتیب دوسرا اور تیسرا مقام حاصل کرتے ہوئے قریب سے پیروی کی۔ جشن کی خاص بات ایک پینل ڈسکشن تھی جس میں ممتاز سکالرز اور فیکلٹی ممبران شامل تھے۔ شعبہ تاریخ سے پروفیسر شام نارائن لال، شعبہ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کے پروفیسر دشینت کمار رائے، آئی جی این سی اے کی ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر شروتی اوستی اور جموں یونیورسٹی کے انچارج لائبریرین ڈاکٹر وکرم ساہی نے ادبی جنات جیسے ہریشچندرا، پرایش چندر، بھارتین، مہا چندرا جیساد، کی خدمات کو سراہا۔ رامدھاری سنگھ دنکر، اور ایچ ایس وی اگیا۔ ان کی گفتگو نے لچک، تخلیقی صلاحیتوں اور ثقافتی شناخت کی زبان کے طور پر ہندی کے ارتقاء کی ایک واضح تصویر پیش کی۔ سواتی نے اپنی بے عیب تنظیمی صلاحیتوں کے ساتھ اس بات کو یقینی بنایا کہ ایونٹ بغیر کسی رکاوٹ کے چلتا رہا، جس سے تمام حاضرین کے لیے ایک پُر جوش اور دلفریب ماحول پیدا ہوا۔ ڈاکٹر وکرم ساہی نے شرکاء کے جوش وخروش اور ہندی ادب سے مشترکہ محبت کا اعتراف کرتے ہوئے تہہ دل سے شکریہ کے ساتھ تقریب کا اختتام کیا۔

باہو قلعہ : جموں کا تاریخ اور ایمان کا لازوال سنٹینل

● ویشالی دیوی

جموں : دریائے توی کے کنارے شاندار طریقے سے آباد، باہو قلعہ جموں کے بھرپور ورثے اور پائیدار جذبے کی ایک قابل فخر علامت کے طور پر کھڑا ہے۔ یہ قدیم گڑھ، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ راجہ بہلوچن نے 3,000 سال پہلے تعمیر کیا تھا، صرف ایک تاریخی یادگار سے زیادہ ہے یہ شہر کی ثقافتی اور روحانی میراث کا زندہ ورثہ ہے۔ قلعے کی پتھر کی دیواریں ڈوگرہ کی بہادری اور لچک کی داستانیں سنا رہی ہیں۔ اصل میں اس خطے کے دفاع کے لیے تعمیر کیا گیا تھا، بعد میں اسے 19ویں صدی میں ڈوگرہ حکمرانوں نے تزئین و آرائش کی تھی، جس میں سٹریٹجک فن تعمیر کو شاہی توجہ کے ساتھ ملایا گیا تھا۔ اس کا اسٹریٹجک مقام جموں کے خوبصورت نظارے پیش کرتا ہے، جس کے نیچے دریائے توی بہتا ہے اور باہو گارڈن کی سرسبز و شاداب ہریالی اس کی بنیاد کو گھیرے ہوئے ہے۔ قلعہ کے مرکز میں باوے والی ماتا کا مندر ہے جو دیوی کالی کے لیے وقف ہے۔ یہ مقدس مزار ہزاروں عقیدت مندوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، خاص طور پر نوراتری کے دوران، جب قلعہ دعاؤں اور تہواروں کے ساتھ زندہ ہو جاتا ہے۔ مندر کی روحانی چمک، قلعے کی تاریخی اہمیت کے ساتھ، باہو قلعہ کو ایمان اور ورثے کا ایک منفرد امتزاج بناتی ہے۔ زائرین قلعے کی مضبوط دیواروں، پیچیدہ فریسکوز، اور مہا کالی مندر کے پُرسکون صحن سے متاثر ہوتے ہیں۔ ملحقہ باغ باہو، ایک وسیع و عریض مغل طرز کا باغ، دلکشی میں اضافہ کرتا ہے، جو خاندانوں اور سیاحوں کے لیے پرامن اعتکاف کی پیشکش کرتا ہے۔ ایک ساتھ، وہ تاریخ، روحانیت، اور قدرتی خوبصورتی کا ایک ہم آہنگ امتزاج بناتے ہیں۔ باہو قلعہ ایک تاریخی نشان سے زیادہ ہے بی یہ جموں کے دل کی دھڑکن ہے، جہاں ماضی حال سے ملتا ہے، اور سب کو اس کی لازوال کہانیاں دریافت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

گرلز ہاسٹلز میں انسداد منشیات مہم کا انعقاد

● جو گندر سنگھ

جموں: جموں یونیورسٹی میں گرلز ہاسٹلز کے بورڈرز اور انتظامیہ نشہ مکت بھارت ابھیان کے بینر تلے متحد ہیں، جو کہ منشیات کے استعمال سے نمٹنے کے لیے ایک قومی مہم ہے۔ پروگرام، جس کا مقصد نوجوانوں کو شامل کرنا اور کمیونٹی بیداری کو فروغ دینا ہے، طلباء، عملے اور فیکلٹی کو منشیات سے پاک ہندوستان بنانے کی اجتماعی کوشش میں اکٹھا کیا۔ یونیورسٹی کے گرلز ہاسٹلز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں نشہ آور اشیاء کے استعمال کے خطرات کو اجاگر کرنے اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کی گئی دلچسپ سرگرمیوں کا ایک سلسلہ پیش کیا گیا۔ گرلز ہاسٹلز کے پرووسٹ پروفیسر ششی منہاس نے جلد از جلد روک تھام اور کمیونٹی کی شمولیت کی اہمیت پر زور دیا۔ ”صرف اجتماعی کوششوں اور آگاہی کے ذریعے ہی ہم منشیات کے استعمال کی گرفت سے آزاد ایک صحت مند، خوشحال معاشرے کی تعمیر کر سکتے ہیں۔“ انہوں نے شرکاء کو منشیات سے پاک قوم کی لڑائی میں شامل ہونے کے لیے ریلی میں کہا۔ سروجنی نائیڈو ہاسٹل کے وارڈن ڈاکٹر چنموئی مہارانہ نے نشے کی سائنس کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کی، ان طریقہ کار کی وضاحت کی جن کے ذریعے دماغ نقصان دہ مادوں پر انحصار کرتا ہے۔ اس نے نشے کے ساتھ جدوجہد کرنے والے افراد کی مدد میں بحالی کے پروگراموں کے اہم کردار پر زور دیا۔ دریں اثنا، CBGH کی ریذیڈنٹ وارڈن ڈاکٹر سونیا ایم نے لت پر قابو پانے کے ایک آلے کے طور پر مراقبہ کی تبدیلی کی طاقت پر روشنی ڈالی، صحت یابی کے راستے کے طور پر ذہن سازی کی حوصلہ افزائی کی۔ اس تقریب میں نعرہ لکھنا، پوسٹر بنانا، اور ہاسٹل کے بورڈرز کی طرف سے پیش کیا جانے والا ایک جاندار نکڑ ناٹک (اسٹریٹ پلے) شامل تھا۔ ان سرگرمیوں نے شرکاء کو مسحور کیا اور چار گرلز ہاسٹلز میں نوجوان طالبات اور عملے تک مہم کے پیغام کو مؤثر طریقے سے پہنچایا۔ تخلیقی صلاحیتوں اور جذبے کے ساتھ تیار کیے گئے نعرے اور پوسٹرز نمایاں طور پر آویزاں کیے گئے تھے، جو نشا مکت بھارت ابھیان کے لیے بورڈرز کی صلاحیتوں اور لگن کو ظاہر کرتے تھے۔ نکڑ ناٹک نے اس مسئلے کو زندہ کر دیا، شرکاء میں گفتگو اور متاثر کن عمل کو جنم دیا۔

آوارہ کتے

کیمپس کے اندر دیکھے گئے

● جانوی شرما

جموں: جموں یونیورسٹی کے ہلچل سے بھرے راستوں اور پرسکون ہریالی کے درمیان، پرسکون ساتھیوں کا ایک گروپ آزادانہ گھومتا ہے : آوارہ کتے۔ یہ پیارے مکین، اپنی ہلتی دم اور روح پرور آنکھوں کے ساتھ، یونیورسٹی کے متحرک ماحولیاتی نظام کا ایک دلکش حصہ بن گئے ہیں، جو خود کو طلباء اور عملے کی روزمرہ کی زندگیوں میں شامل کر رہے ہیں۔ دھنونتری لائبریری کے سایہ سے لے کر دریائے تاوی کے کناروں تک وسیع و عریض کیمپس میں پھیلے ہوئے یہ آوارہ راہگیروں سے زیادہ ہیں۔ اکثر کینٹینوں کے قریب بیٹھتے یا ہاسٹلز کے ذریعے ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، وہ تعلیمی ہلچل میں گرم جوشی پیدا کرتے ہیں۔ طلباء پیار سے ناشتہ بانٹتے ہیں، جب کہ کچھ فیکلٹی ممبران اور عملہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پانی کے پیالے اور بچا ہوا باقی رہ گیا ہے، جس سے دیکھ بھال کا ایک خاموش رشتہ قائم ہوتا ہے۔ جموں یونیورسٹی کے آوارہ کتے صرف کیمپس فکسچر سے زیادہ ہیں۔ وہ غیر سرکاری میسکوٹس ہیں۔ جب وہ طلباء کے ساتھ درختوں کے نیچے جھپٹتے ہیں یا ٹروٹ کرتے ہیں، تو وہ کیمپس میں دل کی ایک انوکھی دھڑکن کا اضافہ کرتے ہیں، جو سب کو یاد دلاتے ہیں کہ چھوٹی سے چھوٹی روحیں بھی اس علمی پناہ گاہ کے دل پر پنجوں کے نشان چھوڑتی ہیں۔

یونیورسٹی نے انٹر کالجیٹ چیمپئن شپ میں ٹیلنٹ اور ٹیم ورک کا جشن منایا

● سوہانی گپتا

جموں: جموں یونیورسٹی کا جمنازیم ہال توانائی سے گونج اٹھا جب انٹر کالجیٹ بیڈمنٹن اور کک باکسنگ چیمپئن شپ 2024- 25 ایک جوش و خروش سے قریب ہوئی۔ ڈائریکٹوریٹ آف سپورٹس اینڈ فزیکل ایجوکیشن کے زیر اہتمام، اس تقریب میں پورے خطے کے کالجوں کے نوجوان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی، فضل اور کھیل کی مہارت کا مظاہرہ کیا گیا، جس سے تماشائیوں کو حوصلہ افزائی اور فخر ہوا۔ خواتین کے بیڈمنٹن زمرے میں جموں یونیورسٹی کے پی جی ڈیپارٹمنٹ نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایم آئی ای آر کالج جموں کو 2- 0 سے شکست دے کر فائنل میں اپنی جگہ محفوظ کر لی۔ جوش و خروش عروج پر پہنچ گیا جب GCW پریڈ نے MIER کالج جموں کو ایک سنسنی خیز مقابلے میں 2- 1 سے ہرا کر چیمپئن شپ شو ڈاؤن میں اپنی جگہ حاصل کی۔ کورٹ پر کھلاڑیوں کی چستی اور درستگی نے شائقین کے دل موہ لیے، ہر ریلی کو لمحہ فکریہ میں بدل دیا۔ ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ فزیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ارون کمار کی قیادت میں چمپئن شپ کو شاندار طریقے سے چلایا گیا جس کے مہمان خصوصی ڈاکٹر داؤد اقبال بابا تھے۔ ملک اعزاز، راج کمار بخشی، رویش وید، وکاس کرلوپیا، اور جتئے بھارت کے ساتھ ان کی موجودگی نے ماحول میں گرمجوشی اور حوصلہ افزائی کی۔ رویش وید، ونے منہاس، جیون لال، ارجن شرما، اور ہریتھک جنڈیال سمیت ایک سرشار ٹیم نے میچوں کو مہارت کے ساتھ انجام دیا، منصفانہ کھیل اور بغیر کسی رکاوٹ کے عمل کو یقینی بنایا۔ اسکور سے ہٹ کر، چیمپئن شپ ہمدردی اور عزم کا جشن تھی۔ مختلف کالجوں کی ٹیموں نے غیر معمولی ٹیلنٹ کا مظاہرہ کیا، کھیل کے لیے ان کا جذبہ ہر سرو، اسمیش اور دفاعی کھیل سے چمک رہا تھا۔ اس تقریب نے نہ صرف اتھلیٹک صلاحیتوں کو اجاگر کیا بلکہ طلباء میں اتحاد کے جذبے کو بھی فروغ دیا، کیونکہ اسٹینڈز سے خوشیاں ٹیم ورک کے جذبے سے گونج رہی تھیں۔ جیسے ہی فائنل شٹل کاکس اترے اور تمغے دیے گئے، انٹر کالجیٹ بیڈمنٹن اور کک باکسنگ چیمپئن شپ نے جموں یونیورسٹی کے متحرک اسپورٹس کلچر پر ایک انمٹ نشان چھوڑا، جس سے مستقبل کے کھلاڑیوں کو اپنے خوابوں کا تعاقب دل و جان سے کرنے کی ترغیب ملی۔

ادارتی ٹیم
چیف ایڈیٹر : پروفیسر گاریمہ گپتا
مینیجنگ ایڈیٹر : پروفیسر دشانت کمار رائے
سینئر سب ایڈیٹرز : جاوید چودھری شفقت، ساجد مشتاق، ونود بھلوال
سب ایڈیٹرز : رضوان، معصومہ عابدی، سہیل احمد